NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

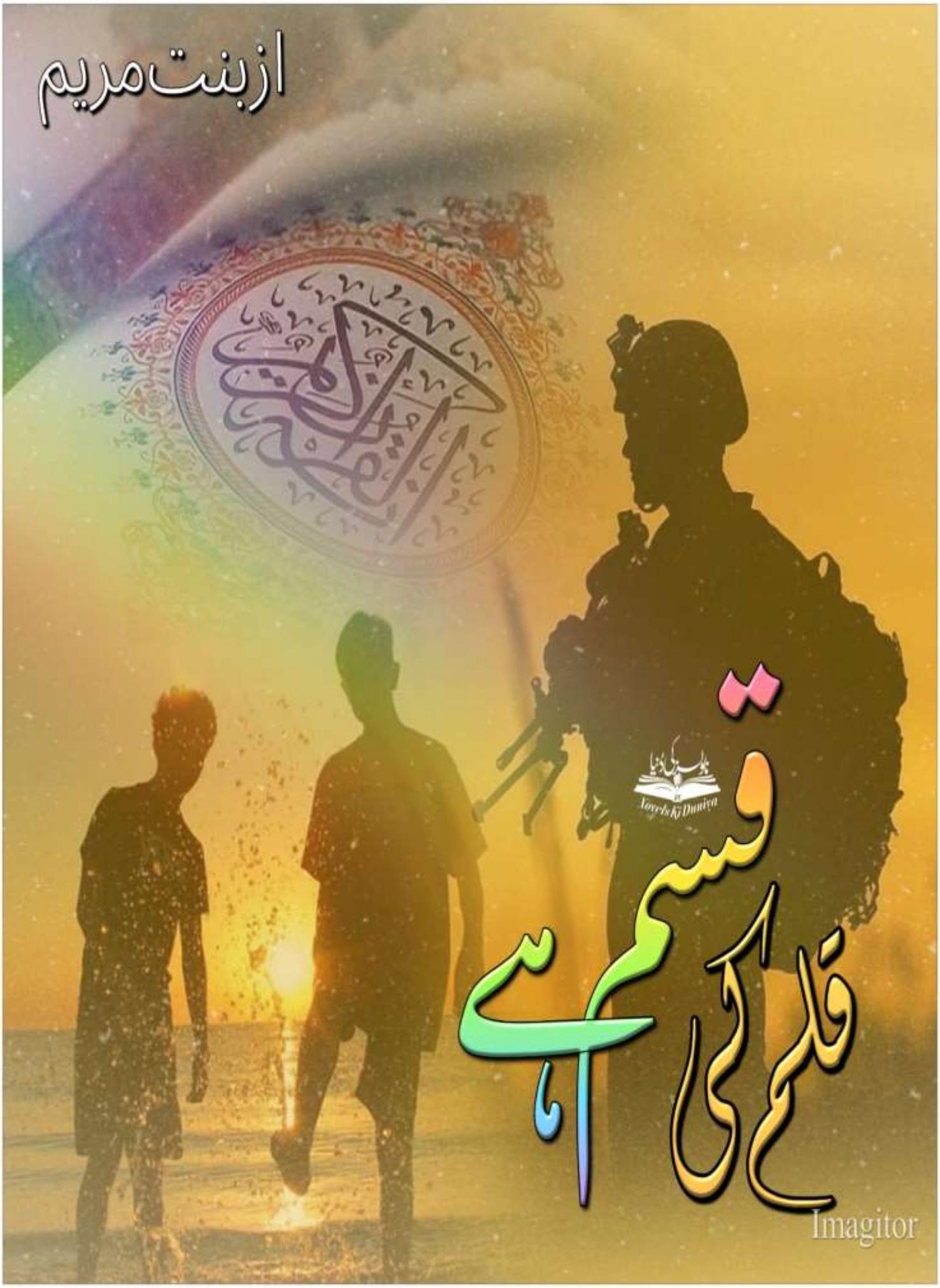

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم---

اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب---- "

ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ---- "

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ /گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں --- اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں --- ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ---

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں--

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

Youtube Channel: Novels Ki Dunya (NKD) Official

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے Blue الفاظ میں لکھے لفظ میں آپکو لنکس مل جائے گے ان سب کے--

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ-----

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

قسم ہے قلم کی

از قلم: بنتِ مریم

قسط نمبر :8

جیسے تیسے کر کے وہ سیاہ، گھمبیر اور کایا پلٹ رات گزر چکی تھی۔

ہانیہ کی رات آنکھوں میں ہی کٹی تھی۔نہ اس نے رات کو کھانا کھایا تھا اور نہ ہی اسے سمجھ آیا تھا کہ اس کی زندگی کے یہ کربناک لمحے کیسے گزر گئے تھے۔

اتنا دکھ شاید اسے اس وقت نہیں ہوا تھا جب اس کی ماں داغِ مفارقت دے کر چلی گئی تھی اور شاید ہی اس نے اس پل اتنے آنسو بہائے تھے۔اب تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سرمئی آنکھوں کے یہ کٹورے ایک صحرا کی طرح خشک ہو چکے ہیں۔ان کے پاس اس کا رنج و الم بانٹنے کے لیے چند آنسو بھی نہیں بچے تھے۔آج اسے بھی شدت سے ماں کی کمی محسوس ہوئی تھی۔

کاش وہ ہوتیں تو یہ سب نہ ہوتا۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

کاش وہ ہوتیں تو بھائی اور بھابی اس کی عزت یوں نہ اچھالتے۔۔

کاش وہ ہوتیں تو اس کے نازک گالوں کی طرف اٹھتا بھائی کا ہاتھ پکڑ کر روک لیتیں۔۔

کاششششش !!!!!

اس کے پاس کاش کی ایک لمبی فہرست تھی۔

ماں ہی تو ہوتی ہے جو گھر کے ہر فرد کو مضبوطی سے جوڑے گھر کو گھر بنائے رکھتی ہے۔اسی کی وجہ سے تو گھر جنت لگتا ہے۔ایک ماں کا نہ ہونا ہی اکثر گھروں کا شیرازہ بکھرنے کی بنیادی وجہ ہوتی ہے۔ ماں ہی تو وہ گوند ہوتی ہے جو ہر چیز کو اس کی جگہ جوڑے رکھتی ہے ، یہ وہی مقناطیسی کشش ہوتی ہے جو سب کو ایک ہی مرکز کے گرد کھینچے رکھتی ہے۔بالکل کششِ ثقل کی طرح۔یہ نہ ہو تو سب کچھ درہم برہم ہونے لگتا ہے۔۔سب الگ الگ ہو جاتے ہیں۔کچھ بھی اپنی جگہ پر ٹک نہیں پاتا۔۔

آہ ہ ہ ہ !!!! ایک لمبی سرد آہ بھرتے اس نے وقت دیکھا۔فجر میں 15 منٹ باقی تھے۔وہ وضو کر کے آئی تو اس کا ارادہ تہجد کا تھا لیکن رات بھی کی آہ و زاری کے بعد اسے تسلی اور جواب چاہیئے تھا۔ اگرچہ اس کا ایمان بہت پختہ نہیں تھا لیکن تھا ، وہ قرآن اٹھا لائی اور درمیان سے کھولا۔سامنے جو آیت اس کو نظر آئی وہ اس سے کہہ رہی تھی

{أَمۡ حَسِبۡتُمۡ أَن تَدۡخُلُواْ ٱلۡجَنَّةَ وَلَمَّا يَعۡلَمِ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ جَٰهَدُواْ مِنكُمۡ وَيَعۡلَمَ ٱلصَّٰبِرِينَ}

[Surah Âl-`Imrân: 142]

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ یونہی جنت میں چلے جاؤ گے حالانکہ ابھی اللہ نے یہ تو دیکھا ہی نہیں کہ تم میں کون وہ لوگ ہیں جو اس کی راہ میں جانیں لڑانے والے اور اس کی خاطر صبر کرنے والے ہیں۔"

اس نے بے اختیار امڈتے آنسوؤں کو پیچھے دھکیلتے ہوئے پھر کوئی اور حصہ کھولنے کی کوشش کی۔

پھر یہ اس کے سامنے تھی

}أَحَسِبَ ٱلنَّاسُ أَن يُتۡرَكُوٓاْ أَن يَقُولُوٓاْ ءَامَنَّا وَهُمۡ لَا يُفۡتَنُونَ{

[Surah Al-`Ankabût: 2]

"کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ بس اِتنا کہنے پر چھوڑ دیے جائیں گے کہ "**ہم ایمان لائے**" اور ان کو آزمایا نہ جائے گا؟"

اس نے پچھلی دفعہ جو صفحہ کھولا تھا وہاں انگلی رکھی ہوئی تھی اسے پلٹا تو اسے اپنا ذکر نظر آیا:

}وَٱلَّذِينَ إِذَا فَعَلُواْ فَٰحِشَةً أَوۡ ظَلَمُوٓاْ أَنفُسَهُمۡ ذَكَرُواْ ٱللَّهَ فَٱسۡتَغۡفَرُواْ لِذُنُوبِهِمۡ وَمَن يَغۡفِرُ ٱلذُّنُوبَ إِلَّا ٱللَّهُ وَلَمۡ يُصِرُّواْ عَلَىٰ مَا فَعَلُواْ وَهُمۡ يَعۡلَمُونَ{

[Surah Âl-`Imrân: 135]

"اور جن کا حال یہ ہے کہ اگر کبھی کوئی فحش کام ان سے سرزد ہو جاتا ہے یا کسی گناہ کا ارتکاب کر کے وہ اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو معاً اللہ انہیں یاد آ جاتا ہے اور اس سے وہ اپنے قصوروں کی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

معافی چاہتے ہیں کیونکہ اللہ کے سوا اور کون ہے جو گناہ معاف کر سکتا ہو او ر وہ دیدہ و دانستہ اپنے کیے پر اصرار نہیں کرتے "

اسے یاد آیا کہ معافی صرف ایک دفعہ تھوڑی ہوتی ہے۔وہ تو بس ایک مرتبہ توبہ کر کے یہ سمجھ بیٹی کہ اب کام ختم۔اب کوئی دشواری نہیں آنے والی۔اب شاید اس کے لیے جنت کی راہوں میں سرخ قالین بچھائے جائیں گے

لیکنن یہ کیا ؟

وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ اصل امتحان تو اب شروع ہوا ہے وہ توبہ تو ایک ایڈمیشن فارم تھی۔اب تو وہ کمرۂ امتحان میں داخل ہوئی ہے اور پہلا ہی چیلنج دیکھ کر ہار بیٹھی۔

کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ داخلہ فارم بھرتے ہی کوئی پاس ہوجائے اور وہ بھی امتیازی نمبروں سے۔ابھی تو اشد محنت ، جد و جہد اور تھکنے کی ضرورت تھی۔پھر پھل ملنا تھا۔اور وہ۔

وہ تو فقط داخلہ فارم پُر کیے بیٹھ گئی تھی۔اسے جمع بھی تو کروانا تھا۔ قبول ہو گا تو آگے کا پراسیس چلے گا نا۔ایک دفعہ معافی مانگ کر بار بار اس کا واسطہ تھوڑی دینا تھا۔بلکہ اپنے زبان اور دل کو استغفار سے تر رکھنا تھا۔اپنے آپ کو وہی حقیر بندہ سمجھ کر عاجز رکھنا تھا اور آزمائش میں ثابت قدم رہنا تھا۔

اگلی آیت اسے توبہ کرنے والوں کا خوبصورت ٹھکانہ اور اجر دکھا رہی تھی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

{أُوْلَٰٓئِكَ جَزَآؤُهُم مَّغۡفِرَةٞ مِّن رَّبِّهِمۡ وَجَنَّٰتٞ تَجۡرِي مِن تَحۡتِهَا ٱلۡأَنۡهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَاۚ وَنِعۡمَ أَجۡرُ ٱلۡعَٰمِلِينَ}

[Surah Âl-`Imrân: 136]

"ایسے لوگوں کی جزا ان کے رب کے پاس یہ ہے کہ وہ ان کو معاف کر دے گا اور ایسے باغوں میں انہیں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی اور وہاں وہ ہمیشہ رہیں گے کیسا اچھا بدلہ ہے نیک عمل کرنے والوں کے لیے۔"

اور اس کے رب نے اسے تو چھوڑا ہی نہیں تھا وہ تو اب اسے تسلیاں دے رہا تھا۔

فجر کی آذان ہونے لگی تھی۔

اس نے آذان کے بعد کثرت سے استغفار پڑھا اور اللہ سے اپنی ثابت قدمی اور نیک انجام کے بے انتہا دعائیں مانگنے لگی۔

•°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•

رات کی تاریکی اور آسمان پر پھیلی اس گھمبیر سیاہی کو مشرق کی جانب سے نکلتی سورج کی دودھیا روشنی نے منور کیا تھا اور ہر سو بکھرے قدرتی حسن کو دکھنے کے قابل بنایا تھا۔

اس بوجھل رات کے بعد دن کا آغاز رب تعالٰی کی تسلیوں سے ہوا تھا۔اگرچہ اس کا کھانے کو دل نہیں تھا پھر بھی اپنے پروردگار کے دیے گئے رزق کی شکر گزاری کرتے ہوئے وہ ناشتہ کر کے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

انسٹیٹیوٹ پہنچ چکی تھی۔اس کا ٹوٹا دل تھوڑی بہت مرہم پٹی سے اکٹھا ہوگیا تھا لیکن چہرے کا زرد پن اور زبان سے کہی گئی "**ٹھیک ہونے**" کی چغلی کرتی آنکھیں دیکھنے والوں کی نظروں سے محفوظ نہ رہ سکیں۔

آج وہ رقیمہ سے ملنا بھی چاہتی تھی لیکن اسے یقین تھا کہ وہ اس سے شکل دیکھ کر حال ضرور پوچھے گی اور اسی لیے وہ اس سے کترا بھی رہی تھی لیکن آخر کب تک ؟؟۔غیر محسوس طریقے سے اس کے ارادوں میں خلل ڈالتی رقیمہ اس کے ساتھ تھی۔ان دونوں نے بغیر کسی بات چیت کے باجی کو اپنا اپنا تجوید کا سبق سنایا اور پھر لیکچر سننے میں مصروف ہوگئیں۔ہانیہ کا ذہن لکھتے لکھتے پھر واپس کل والے واقعے تک جا پہنچتا، وہ نوٹس بناتے بناتے رک جاتی۔پھر چوری چھپے رقیمہ کے نوٹس کی جانب نگاہ دوڑا لیتی۔چوری چھپے اس لیے کے اس انسٹیٹیوٹ میں لیکچر کے دوران ساتھ والے کے نوٹس پر نظر ڈالنا ممنوع تھا۔

"اپنی اپنی قوتِ سماعت استعمال کریں اور لکھیں۔"

اس کا یوں یوں باربار اچٹتی نگاہ ڈالنا اس کے ذہنی انتشار کا منہ بولتا ثبوت تھا، جو جہاں رقیمہ کی نظروں سے نہ چھپ سکا وہیں دور بیٹھی سب پر نگاہ ڈالتی انچارج کی نظروں میں بھی آگیا۔انہوں نے اس سے نگاہ ملنے پر آنکھ کے اشارے سے متنبہ کیا جس پر رقیمہ اپنی مسکراہٹ چھپاتی لکھنے میں مزید محو ہوگئی۔

لیکچر ختم ہو چکا تھا اور ہانیہ ابھی بھی قلم ہاتھ میں لیے کسی غیر مرئی نقطے پر نگاہ مرکوز کیے پارہ کھولے بیٹھی تھی جب رقیمہ کی آواز اسے حواسوں میں واپس لائی..

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"پیاری بہنا ! اٹھ جاؤ۔بلکہ السلام علیکم ورحمتہ اللہ !کیسی ہو ؟ طبیعت ٹھیک ہے تمہاری ؟ "

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!" ہانیہ نے اپنی آواز کو نارمل رکھنے کی بھرپور کوشش کرتے ہوئے سلام کا جواب دیا تھا۔

"الحمد للہ علی کل حال "!

اس کی آواز بے شک ہموار تھی لیکن رقیمہ اس کی آنکھوں میں رقم داستانِ غم پڑھ چکی تھی۔

"آؤ چلو کیفیٹیریا چلتے ہیں!" وہ اس کا ہاتھ تھامے اسے نیچے لے گئی تھی۔

ہانیہ نے کھانے سے انکار کر دیا تھا اور ایک میز پر بیٹھ کر رقیمہ کا نتظار کر رہی تھی۔

"ہاں تو مجھے بتاؤ کہ کیا حال ہے تمہارا اور نوٹس مل گئے تھے ؟" نرمی سے کہتے وہ انجانے میں گفتگو کا رخ اسی جانب لے جا چکی تھی۔

"میں نے آسانی کے لیے اپنا نام بھی نیچے لکھ دیا تھا۔" وہ بولتی ہوئی اس کے اوپر ایک نیا انکشاف کر چکی تھی

"نام؟"۔ہانیہ کی آواز پر اس نے اسے چونک کر دیکھا اور چمچہ پکڑاتے ہوئے دہی بھلے ساتھ کھانے کو کہا۔

(اوہ تو بھابھی نے نام مٹا دیا تھا۔۔اللہ اللہ! یہ عورت آخر اس کی جان کی دشمن کیوں بنی ہوئی تھی آخر اس نے رقیمہ باجی کا نام کیوں مٹایا ؟)

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

سوچوں سے باہر نکلتے ہوئے اس نے رقیمہ کے خلوص پر چمچہ پکڑ لیا۔

"نام؟۔۔آپ نے نام بھی لکھا تھا ؟ " وہ منمنائی۔

رقیمہ نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

"باجی آپ کے نام کا کیا مطلب ہے ؟" ہانیہ نے فوراً بات بدل لی۔

اس کا سوال سن کر رقیمہ کو بے اختیار اپنے والدین کی یاد آئی تھی۔

"میرے نام کا مطلب ؟

رقیمہ لڑکیوں کا بالواسطہ قرآنی نام ہے۔اس سے مراد وہ عورت ہے جو ذہین ہے اور ادراک رکھتی ہے، جو علم رکھتی ہے اور جس کی حکمت پر لوگ بھروسہ کرتے ہیں، جو پاک دامن اور قابل اعتماد ہے اور جو مردوں کے ساتھ بیٹھ کر اہم موضوعات پر گفتگو کر سکتی ہے۔"

اپنے نام کا معنی بتاتے وقت ایک دلگیر مسکراہٹ اس کے لبوں کا احاطہ کیے ہوئے تھی۔

"ماشاءاللہ ! بہت اچھا نام ہے۔اللہ آپ کو اسمِ بامسمّٰی بنائے۔" اس نے مسکرانے کی کوشش کی۔

"آمین ! لیکن تم مجھے باتیں گول کر کے، بتائے بغیر، نہیں چھوٹ سکتی۔کیا ہوا ہے ؟ تم نے یہ کیوں پوچھا کہ میں نے نام بھی لکھا تھا ؟ کیا تم تک میرے میسیجز نہیں پہنچے ؟ تمہاری آنکھیں تمہارے جھوٹ کا ساتھ دینے کو تیار نہیں۔بتاؤ مجھے کیوں تم اتنی اداس ہو ؟ " رقیمہ نے نہایت نرمی سے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"مجھے اپنی بڑی بہن سمجھو۔میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ یہ ہنسنے کھیلنے کی عمر ہے ، اتنی اداس نہ رہا کرو۔"

"باجی زندگی ہر ایک پر عمر دیکھ کے مہربان نہیں ہوتی۔کبھی کبھی چھوٹے لوگ بھی تلخیوں اور اداسیوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔" ہانیہ کے جواب پر اس کا حیران ہونا بنتا تھا۔

وہ لوگ کھا کر اب اٹھتی واپس کلاس میں جا رہی تھیں جب ہانیہ نے کل کا سارا واقعہ اس کے گوش گزار کر دیا تھا۔

اور اب سر پر بجلیاں گرنے کی باری رقیمہ کی تھی۔وہ ابھی تک شاک میں تھی اور شاک کے بعد اگلا مرحلہ حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے ملال کا تھا۔اسے اس بات کا افسوس ہو رہا تھا کہ اس نے اسد کے فون کا استعمال کیوں کیا ؟؟ اس کی وجہ سے کسی کی زندگی اتنی مشکل ہوگئی تھی۔وہ اپنے آپ کو قصوروار ٹھہرا رہی تھیں اور ہانیہ ہونقوں کی طرح اسے دیکھ رہی تھی جو اپنی غلطی نہ ہونے پر بھی کیسے خود کو قصوروار ٹھہرا رہی تھی۔

"تم فکر نہ کرو میں کچھ کرتی ہوں۔"

باقی کلاسز غائب دماغی سے لے کر وہ واپس طرح طرح کے خیالات کے ساتھ گھر پہنچی۔

•°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•

ہانیہ کا بھائی شاہزین نادرہ کے دفتر میں کام کرتا تھا اور باآسانی شناختی کارڈ کے نمبر کے ساتھ کسی کا پورا شجرہ نسب نکال سکتا تھا۔ساتھ ہی اس نے بچپن میں شوقیہ کمپیوٹرز میں بہت ریسرچ کی تھی اور اکثر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

لنکس کے ذریعے اپنے قریبی رشتے داروں کی آئی ڈیز ہیک کر کے شوخیاں مارا کرتا تھا۔آئی۔پی ایڈریس کے ذریعے لوکیشن ٹریس بھی کر لیتا۔

اور اس کی بیوی اسی بات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بجھتی چنگاریوں سے شعلہ بھڑکانے کے درپے تھی۔

"شاہزین آپ اس لڑکے کا پتا کیوں نہیں لگاتے جس کا کل ہانیہ کے نمبر پر میسیج آیا تھا؟" فون پر سدرہ کی جھنجھلائی ہوئی آواز ابھری تھی۔

"میں کیسے پتا لگاؤں بھلا؟" اس نے جان چھڑانے کی کوشش کی۔

"ہاں میں تو جیسے آپ کو جانتی ہی نہیں۔آپ نے بہت اکاؤنٹس ہیک کیے ہوئے ہیں اور آپ آئی۔پی ایڈریس کے ذریعے پتا لگا سکتے ہیں۔پاگل نہ بنائیں مجھے۔بس اپنی بہن کو بچانے کے طریقے ہیں، میں نہیں مزید برداشت کر سکتی اسے اس گھر میں، پتا لگائیں اس شخص کا اور اسے چلتا کریں۔"

"اچھا اچھا بس! دیکھتا ہوں، کچھ کرتا ہوں۔" اس نے فون کاٹ دیا۔

سدرہ کے چہرے پر واضح شیطانی مسکراہٹ دیکھی جا سکتی تھی۔

(اب آئے گا نا مزہ! میں تو اسے نکال کر ہی دم لوں گی یہاں سے۔)

اس بات سے بے خبر وہ چال چلنے میں مصروف تھی کہ جب خَیْرُ الْمٰکِرِیْن اپنی چال چلے گا تو مات اسی کو ہو گی۔

•°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

وہ صبح جو آج کسی کے لیے تسلیوں سے شروع ہوئی تھی کسی اور کے سر پر بجلی بن کے گر چکی تھی۔

پھوپھو رضیہ کے گھر آج روزِ الم **(دردناک دن)** تھا۔

انہیں معلوم ہوا تھا کہ ان کے سپوت کو جاب سے نکال دیا گیا ہے اور فی الوقت ان کے پاس کوئی جمع پونجی نہیں فقط چند ہزار روپوں کے سوا۔

رقیمہ کل تو خالہ کے گھر تھی اور لبابہ کو کتب دے آئی تھی مگر آج اسے واپس اپنے **(پھوپھو کے)** گھر آنا تھا۔

وہ جو ابھی ہانیہ کی داستانِ غم سن کے آئی تھی، گھر میں اس کے لیے یہ خبر بھی منتظر تھی۔

گھر آکر سلام کر کے جب وہ اپنے کمرے کی جانب جا رہی تھی تو پھوپھو نے اسے بتایا تھا کہ ارسل جاب لیس ہو چکا ہے۔

وہ بے دھیانی میں ان کی بات پر گردن ہلاتی اندر چلی گئی۔وہ پریشان تھی۔ واقعی پریشان۔۔اسے یہ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ ہانیہ کا کیا ہو گا اب۔اور وہ اپنے آپ کو بالکل بے بس سمجھ رہی تھی۔کیا کر سکتی تھی وہ ؟

ہاں ٹھیک ہے میں اس کے گھر جاؤں گی اور انہیں ساری بات بتا کر آؤں گی۔اس نے فیصلہ کیا۔

اس فیصلے کے بعد جب اس نے پھوپھو کی بات پر غور کیا تو وہ بھاگتی ہوئی باہر آئی۔

"کیا کہا آپ نے؟؟ ارسل کی جاب ختم ہو گئی؟ "

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

سبزی کاٹتی رضیہ بیگم نے خفا نظروں سے اس کو دیکھ کر اثبات میں سر ہلایا۔

"پھر اب کیا ہوگا ؟ وہ کہاں ہے ؟ "۔اس نے سبزی اور چھری ان کے ہاتھ سے لے کر سوال کیا۔

"خدا جانے کیا ہوگا۔کام ڈھونڈنے ہی گیا ہوگا اور کہاں جا سکتا ہے۔"انہوں نے قیاس آرائی کی۔

"پھوپھو آپ فکر نہ کریں اسے جلد جاب مل جائے گی۔تب تک میں کچھ نہ کچھ کر لوں گی۔"

"کیا کرو گی تم؟ "وہ رنجیدہ تھیں۔

"میں بچوں کو ٹیوشن پڑھا دوں گی اور ساتھ ناظرہ بھی۔کچھ نہ ہونے سے کچھ تو ہونا بہتر ہوگا ،اور ان شاءاللہ اسے جاب مل جائے گی" اس نے رضیہ بیگم کو گویا تسلی دی۔

اسے ان کو یوں رنجیدہ دیکھ کر دکھ ہوا تھا۔وہ تو ان کے تیز مزاج ہی کی عادی تھی جو آج موجود نہیں تھا۔

وہ سبزی بنانے کے لیے کچن کی جانب بڑھ گئی۔

•°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•

یہ ایک عجیب سی ویران جگہ تھی۔دور دور تک چھائی تاریکی تھی اور اس جگہ کے عین وسط میں پلنگ تھا اور وہ بہت ہی مدھم اور دھندلی روشنی میں گھرا ہوا نظر آرہا تھا۔بالکل ایسے جیسے اسے دیکھنے کو سرچ لائٹ آن کی گئی ہو لیکن وہ کافی فاصلے سے آرہی ہو۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اس پلنگ پر وہ سویا ہوا تھا۔نیند میں تھا مگر فکرمندی چہرے سے عیاں تھیں۔اسے دیکھ کے محسوس ہوتا تھا کہ وہ نیند میں بھی جاگ رہا۔اسی اثنا میں کسی مانوس آواز نے اسے پکارا تھا اور وہ جیسے اس آواز کے انتظار میں بیٹھا تھا۔فوراً اٹھ بیٹھا۔اس نے ارد گرد نگاہ دوڑائی پکارنے والے کو تلاش کیا تو دوبارہ آواز آئی ۔۔

"تم نے خود سے کوئی عہد کیا تھا پیارے؟ یاد کرو !" آواز بے حد ملائم تھی۔

ایک جھٹکے سے اس کی آنکھ کھلی تھی اور ذہن کے پردے پر یہ منظر فلم کی طرح گھومنے لگا تھا۔یہ خواب اس نے دوسری مرتبہ دیکھا تھا۔

پہلی دفعہ تب جب وہ اس روز اسپتال کی بنچ پر بیٹھے بیٹھے سو گیا تھا۔

شازیہ کے بیٹے کے آپریشن والے روز۔گھر کام کا کہہ کر رات وہاں ہی بسر کی تھی۔

کون سی بات تھی یہ؟ جسے یاد کرنے کو کہا گیا تھا وہ بھی ایک نہیں دو بار ؟

اس نے موبائل کی سکرین روشن کی۔۵ بجنے میں آدھا گھنٹا تھا۔

وہ اٹھ بیٹھا۔کمرے کی کھڑکی سے پردہ اٹھا کر باہر دیکھا۔ہر سو تاریکی تھی۔بے حد سیاہی۔مگر مکمل سکوت۔۔خاموشی۔۔پر سکون خاموشی۔۔آسمان کی جانب نگاہ اٹھا کر دیکھا اور لب بے اختیار مسکراہٹ میں ڈھلے اور دل نے سرشاری کا اعلان کیا۔اس کا رب۔ہاں اس کا اپنا رب آسمانِ دنیا پر موجود کان لگائے ہوئے موجود تھا۔

مکمل فیاضی کے لیے۔جس نے جو مانگنا ہے مانگ لے۔مل جائے گا۔فکر کی ضرورت ہی نہیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

تھوڑی ہی دیر میں وہ باتھ روم سے نمودار ہو رہا تھا۔آستین کہنیوں سے اوپر مڑی ہوئی تھی اور کہنی اور چہرے سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔

چند لمحوں بعد وہ آخری رکعت کا سجدہ کر رہا تھا اور پھر ہاتھ اٹھے اور مسکراتے لب دعا میں ڈھلے۔

وہ اپنے لیے خیر،ہدایت ، برکت اور ہر شر سے پناہ مانگ رہا تھا۔کردہ ناکردہ ہر گناہ کی معافی۔لیکن خواب کے اشارے سے ابھی بھی وقف نہیں ہوا تھا۔

•°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•

کیپٹن اسد بھی فارغ اوقات میں مطالعہ کر ہی لیتا تھا۔

اس وقت بھی وہ فارغ بیٹھا ادھر ادھر نظریں دوڑا رہا تھا کیوں کہ لبابہ فون میں اور حریم ہوم ورک میں سر دیے بیٹھی تھی اور امی آرام کرہی تھیں۔جب اس کی نظر ٹیبل پر رکھی کتاب کی طرف گئی۔

اس نے اچٹتی نگاہ اس پر ڈالی لیکن کتاب کا عنوان اس کی توجہ کھینچنے میں کامیاب ہو چکا تھا۔**"جب زندگی شروع ہوگی"**۔ وہ منہ میں بڑبڑاتا ہوا جھکا اور ٹیبل سے بک اٹھائی الٹ پلٹ کر دیکھا۔مصنف کا نام پڑھا **" ابو یحییٰ .."**

یہ وہی کتاب تھی جو رقیمہ لبابہ کے لیے لے کر آئی تھی۔

اچھا لگ رہا ہے اس نے سوچتے ہوئے پڑھنا شروع کیا اور پھر وہ اس میں اتنا غرق ہوا کہ اس کو فون کی بیپ بجنے پر ہوش آیا۔

اس نے کتاب کے درمیان انگلی رکھتے ہوئے بند کی اور فون دیکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اوہ! اسے سمجھ نہیں آرہی تھی وہ یہ بات کس طرح گھر میں سب کو بتائے۔وہ بے حد پر جوش بھی تھا مگر گھر والوں کے ردعمل کا تھوڑا سا خوف بھی دل میں پناہ گزین تھا۔بہت شوق سے اس نے سارے ٹیسٹس کلئیر کیے تھے بالآخر وہ چنا جا چکا تھا۔

20دن کی چھٹیوں پر وہ اپنے گھر والوں سے ملنے اور انہیں یہی مژدہ سنانے آیا تھا۔لیکن اب تک وہ الفاظ ڈھونڈ نہیں پایا تھا۔اسے اجازت دے دی گئی تھی کہ وہ گھر بتانا چاہے تو بتا سکتا ہے اور اگر نہ بتانا چاہے تو بھی اس کی مرضی۔

میسیج دیکھ کر اس کا چہرہ دمک اٹھا تھا۔

قسمت اس کے ساتھ بھی ایک خوش کن اور حیرت انگیز کھیل کھیلنے والی تھی۔

•°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•

ارسل جاب کی تلاش میں مارا مارا پھرتا ناکامی سے دوچار ہوتا اب اپنے ایک دوست کے ساتھ بیٹھا تھا ۔

اس کی پہلو میں بیٹھا وہ شخص شکل سے مہذب نہیں دکھتا تھا مگر وہ اس کا دوست ہی تھا۔جینز پر ڈریس شرٹ جس کے اوپری دو بٹن کھلے تھے اور گریبان میں پڑی سلور چین نظر آرہی تھی ، ایک کان میں بالی ، ماتھے پر ٹکا کالا چشمہ اور ہاتھ میں موجود مشکوک سی کالی بوتل۔

"اور سنا کیا ہوا ؟ کچھ ہوا کام کے سلسلے میں ؟"

وہ کہنی گھٹنوں پر ٹکائے ، تھوڑی تلے ہتھیلی رکھے کسی غیر مرئی نقطے پر نظریں جمائے بیٹھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"اوہوں !" جواب آیا تھا.

"چل فکر نہ کر۔بھائی ہے نا۔کر دے گا کچھ نہ کچھ۔تو فکر ہی نہ کریں۔"اس کے گرد اپنے بازو پھیلائے وہ بولا۔

"کیا ہو گا ؟"

"دیکھ میں بزنس کر رہا ہوں۔یہ سامان کی گاڑی روات کی طرف سے شہر سے باہر لے جانی ہوتی ہے۔ تو تو بس وہ لے جایا کر۔اس کا کمیشن دلوا دوں گا. جب تک کوئی اور کام نہیں ملتا یہ کر لے۔کچھ تو گھر کو سکون ملے گا نا"!

ارسل کے کندھے دباتے ہوئے اس کا ہاتھ اپنی جیب میں رینگ گیا اور واپس باہر آیا تو اس میں سگریٹ اور لائٹر تھا

"لے گا ؟"اسے پیش کی گئی۔

سامنے صاف انکار تھا۔

"کچھ کچھ نہیں ہوتا لے لے۔ٹینشن ریلیز کر ، مار سٹا"

اور بلآخر وہ اپنی پہلی ڈوز انجانے میں لے چکا تھا۔

•°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•

قسط نمبر: ۹

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

آفس میں بیٹھے ہوئے سدرہ کی کال بند کرنے کے بعد وہ موبائل کی سکرین کو تک رہا تھا جب اسے یاد آیا کہ اس نے ہانیہ کے فون سے نمبر کاپی کر لیا تھا۔

سدرہ کی بات اور اپنے ضمیر کی آواز کے مابین کشمکش میں مبتلا وہ شخص اپنی بیوی کے آگے ہار گیا۔وہ نہیں بلکہ اس کا ضمیر۔اس کی بہن کا اعتماد ، بھروسہ ، مان سب ہار گیا۔

اور۔۔ اور جیت کس کی ہوئی۔اس شیطانی عورت کے مکر کی۔۔

شاہ زین نے اپنے نمبر سے فوراً چند کلکس کے بعد اس کو ایک لنک سینڈ کر دی تھی۔اب بس انتظار تھا کہ کب وہ اس لنک کو کھولتا ہے؟؟

اپنی پیشانی کو دونوں ہاتھوں سے مسلتا وہ تاریک سکرین پر نظریں جمائے کسی اور ہی سوچ میں غرق نظر آتا تھا۔

•°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•

بیدار ہوتے ہی اچانک اس کے دماغ میں کل کے گزرے واقعات ایک فلم کی طرح چلنے لگے۔

ہڑبڑا کر اپنے بستر سے اٹھ کے وہ منہ ہاتھ دھو کر باتھ روم سے باہر آئی۔جلدی جلدی میں بستر سمیٹا چادر تہہ کی ، اپنی ڈائری کو احتیاط سے دراز میں ڈالا اور آئینے کے سامنے اپنا سراپا لیے کھڑی ہی ہوئی تھی کہ بھاگ کر کچن میں آئی اور چائے چولھے پر چڑھا کر پھر کمرے میں شیشے کے سامنے آگئی۔اس نے کبھی اپنی شکل و صورت کی خوبصورتی پر غور نہیں کیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

وہ شروع شروع میں تیار ہو کر اپنے آپ کو دیکھتی تو ایک آس اور حسرت سے سوچا کرتی کے اسے "**میری گڑیا**" اور "**میری شہزادی کتنی پیاری لگ رہی ہے۔ماشاءاللہ !**" کہنے والے بابا بھی نہ تھے۔وہ جب بھی تیار ہو کر یہ سوچتی تو خود ترسی کا شکار ہو جاتی۔اس لیے اب اس نے اپنے اوپر توجہ دینا بھی چھوڑ دی تھی۔

اس وقت وہ اپنے گھنے لمبے گہرے بھورے بل کھاتے بالوں میں تیزی سے برش کر رہی تھی۔وہ ہر گز اپنی جانب متوجہ نہیں تھی بلکہ جو بات وہ کرنے جا رہی تھی اس کے لیے ذہن میں الفاظ ترتیب دے رہی تھی۔

وہ اوپر سے نیچے برش پھیرتی تو سارے بال سیدھے ہو جاتے مگر برش کے دندانوں سے آزاد ہوتے ہی وہ نیچے سے کرل ہو جاتے اور بل دار بن جاتے۔اس کے بال گہرے بھورے تھے بالکل اس کی آنکھوں کی طرح۔

اس نے ہاتھ پر لپیٹتے ہوئے گردن کے قریب جوڑا بنا کر کیچر میں قید کیا اور اپنے کپڑوں کے ہم رنگ دوپٹہ اٹھا لائی ، سر پر کیپ چڑھائی اور سلیقے سے اپنے چہرے کے گرد حجاب باندھ کر، پلو کے آخر سے تکون بنا کر اب وہ نقاب پن اپ کر رہی تھی۔پن لگا کر نقب کو تھوڑی تک کھینچا اور کمرے سے باہر آکر چائے کپ میں نکال کر اٹھا لائی۔

وہ میچنگ کے بارے میں بے حد حساس تھی۔اس کا حجاب نقاب ہمیشہ کپڑوں کی ہم رنگ ہوتا تھا، حتی کہ پنز بھی۔وہ شدید پریشانی کی حالت میں بھی کبھی اول جلول نہیں پھرتی تھی اور اکثر اپنی اس عادت

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

پر سوچا کرتی تھی کہ میں غم زدہ حالت میں جس طرح خوش لباسی کا خیال رکھتی ہوں کہیں میں بے حس تو نہیں ہوگئی جو دکھ میں بھی اپنی ظاہری حالت پر سوچنا نہیں چھوڑتی۔

عبایا اس کو ہمیشہ ہی سیاہ پسند آتا وہ کبھی رنگین عبایا نہیں خریدتی تھی ، ہاں لیکن چودہ اگست اور دیگر پاکستان کے لیے مختص دن بنانے کے لیے ایک سبز عبایا اس کی الماری میں ٹنگا رہتا۔

غٹاغٹ چائے انڈیل کر اس نے عبائے کے بٹنز بند کیے اور فون اور چھوٹا پاؤچ اٹھائے باہر آگئی۔ سامنے اس کی کال پر کریم آئی کھڑی تھی۔

وہ گاڑی میں بیٹھی اور ہانیہ کے گھر کی جانب روانہ ہو گئی۔

•°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•

نئے دن کا آغاز کھٹ پٹ سے ہوا تھا۔خلاف معمول آج لبابہ اور حریم بھی ناشتے کی تیاری کے لیے امی کے ساتھ کچن میں موجود تھیں۔

جیسے ان کا کچن میں ہونا حیران کن تھا ویسے ہی ساڑھے دس بجے تک بستر میں اس کا گھسے ہونا بھی حیرت انگیز تھا۔آوازوں سے آنکھ کھلی تو اس نے جھٹ موبائل اٹھا کر ٹائم دیکھا اور آنکھیں سکیڑے کہانی کے بل آٹھ گیا۔

آج وہ اتنی دیر تک کیسے سویا رہا ؟

وہ تو ۸ بجے ہی گھر سے باہر جاگنگ کرنے جا چکا ہوتا تھا۔

خیر آنکھیں ملتا ہوا وہ واشروم میں گھس چکا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

باہر امی پراٹھے ڈال رہی تھیں ، لبابہ آلو بنا رہی تھی اور حریم چائے۔یہ اس گھر کا مخصوص ناشتہ تھا جو کبھی کبھی بنتا تھا ورنہ ڈبل روٹی انڈہ بنتا تھا۔

وہ فریش ہو کر باہر آیا تو ٹیبل لگ چکی تھی اور سب آ کر بیٹھ رہے تھے۔

نہایت آرام سکون سے کھانا کھا کر اب چائے پیتے ہوئے وہ گھر میں سب کو بتانے کی ہمت مجتمع کر رہا تھا۔الجھن کے آثار چہرے پر نمایاں تھے۔

سُمیّہ نے اس کے چہرے کو پڑھتے ہوئے پوچھا: "کچھ کہنا چاہتے ہو بیٹا؟"

اس نے بے اختیار اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔"جج۔۔جی"

حریم اور لبابہ نے معنی خیز نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھا۔

"وہ۔وہ میں آئی ایس آئی کے ایجنٹ کے طور پر سیلیکٹ ہو گیا ہوں۔"

بالآخر اس نے بغیر کوئی تمہید باندھے یہ خبر ان کے گوش گزار کر ہی دی۔

ان تینوں نے نا سمجھی سے ایک دوسرے کو دیکھا اور جب دماغ نے پراسیس کر کے ان کو حقیقت دکھائی تو لبابہ اور حریم کے چہرے مارے جوش کے کھل اٹھے۔

"کیاااا؟؟؟" وہ دونوں اکھٹے چیخیں تھیں۔

جب کہ سمیہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھے، تصدیق طلب نظروں سے اس کو دیکھ رہی تھیں۔

"تم یہی کہہ رہے ہو نا جو میں نے سنا ہے۔۔" ان کے ہاتھ ہنوز اپنے لبوں پر تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

وہ اپنا مگ کرسی پر رکھ کر اٹھ کے اب ان کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا اور ان کے ہاتھ تھامے اثبات میں گردن ہلا رہا تھا۔

لبابہ اور حریم کی تسلی بے ساختہ تھی۔

لیکن سمیہ کی آواز گونجی

"اچھا ٹھیک ہے ، مگر میری ایک شرط ہے۔"

ناسمجھی سے تینوں بہن بھائیوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

"جی امی کون سی شرط ؟" دل میں سکون کی جو ایک لہر دوڑی تھی اس کو بے چین کر دینے والی ان کی شرط تھی۔

"تمہیں شادی کرنی ہوگی۔" ان کا مطالبہ اچانک تھا۔

جہاں دونوں بہنوں کا قہقہہ بلند ہوا تھا وہیں وہ اچھل کر پیچھے ہٹا تھا۔

اپنے چہرے پر معصومیت سجائے اب وہ انہیں سمجھانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔

"میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ میں گمنام ہوکے انتہائی اہم مشنز کا حصہ بننے والا ہوں اور ادھر آپ کسی کی زندگی سولی پر لٹکانے کا سوچ رہی ہیں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"میں نے تمہارے سامنے اپنی شرط رکھ دی ہے ، اب آگے تمہاری مرضی۔" برجستگی سے کہتے ان کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر رہی تھی جسے چھپاتی چائے کا آخری گھونٹ بھرتی وہ کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئیں۔

اور پیچھے اس کی رونی معصوم صورت دیکھ کر وہ دونوں ہنس رہی تھیں اور مفت مشورہ بھی دے ڈالا تھا ۔

"بھیا ہاں کر دیں۔اچھی آفر ہے۔ایک ہاں اور آپ کا کام آسان۔" لبابہ نے کہا تھا اور حریم تائیدی انداز میں سر ہلا چکی تھی۔

"اپنے مفت کے مشورے اپنے پاس رکھو۔میں نہیں کر رہا کوئی شادی وادی ابھی۔" تپ کر کہتا ،فون اٹھاتا وہ اپنی شکل کمرے میں گم کر چکا تھا۔

ان دونوں نے مل کر ٹیبل صاف کی اور برتن دھونے کے لیے امی کے حوالے کر دیے۔

کمرے میں آکر وہ بے چینی سے فون پر اسکرولنگ کر رہا تھا، نئے نمبر سے آئی ہوئی چیٹ پر بھیجی گئی لنک کو کھول لیا اور بے دھیانی میں یہیں وہ غلطی کر گیا۔

•°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•

صبح جب وہ ائیر پوڈز کانوں میں ٹھونسے فارم کے جاگنگ ٹریک پر جاگنگ کرتا عمر ہشام کی آواز میں تلاوت سن رہا تھا تو اچانک اسے یاد آیا کہ خواب میں جس وعدے کی طرف نشان دہی کی گئی تھی وہ وہی تھا جو اس نے اسی طرح اس روز کیا تھا جب وہ سورۃ البقرہ سن رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اس جگہ سے گزرتے ہوئےوہ منظر اچانک اس کے سامنے آیا تھا۔اسی نے تو ارادہ کیا تھا

(یا اللہ! باقی سب پر تو بندہ خرچ کر لیتا ہے لیکن یتیم اگر رشتہ دار ہو تو اس کا حق تو بڑھ جاتا ہے لیکن ہم تو اپنے رشتہ داروں کو بھولے ہوئے ہی ہیں جبکہ ہمارے پاس بھلائی کرنے کا کتنا اچھا موقع ہے نا کہ یتیم رشتہ دار بھی موجود ہے۔اللہ تعالیٰ میں سمجھ گیا آپ مجھے کیا سمجھانا چاہ رہے ہیں۔)

اب وہ کمرے میں بیٹھا یہی سوچ رہا تھا کہ کس طرح اس کام کو سر انجام دے۔فیصلہ تو اس نے کر لیا تھا مگر عمل درآمد مشکل لگ رہا تھا۔اتنے سالوں سے جن کو نہیں پوچھا تھا اب اچانک جا کر ان کی مدد کر دینا۔۔کس منہ سے آخر ؟

اس کو ڈر نہیں لگ رہا تھا مگر سمجھ بھی نہیں آرہا تھا۔۔

•°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•

قسط نمبر: ۱۰

ارسل جو جاب کی تلاش میں پھر رہا تھا جب تک اپلائی کردہ جگہوں پر ویکینسیز خالی نہیں ہوتیں اپنے اسی دوست کی دی گئی آفر قبول کر چکا تھا جو شکل ہی سے بدمعاش لگتا تھا۔

دراصل اُن دونوں کی یہ دوستی بچپن کی تھی۔وہ دونوں آپس میں ہمسائے تھے اور ہر کھیل ساتھ کھیلا کرتے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

لیکن ہشام کا نہ خود دل پڑھائی میں لگتا تھا اور نہ گھر والے اس حق میں تھے کہ اس کو مزید پڑھایا جاتا کیوں کہ بقول اس کے گھر والوں کے وہ صرف پیسا ضائع ہی کرتا۔

بمشکل ہی اس نے میٹرک پاس کیا تھا تو اس کے گھر والوں نے اسے کام پر لگا دیا تھا۔

ویسے بھی وہ گاؤں میں رہتے تھے تو کسی کو کوئی اعتراض بھی نہ تھا۔

اس کے برعکس ارسل پڑھائی میں بہت اچھا اور ذہین تھا۔وہ جس فیلڈ میں جاتا وہاں اپنا نام بنا لیتا۔پھر وہ چاہے ہم نصابی سرگرمیاں ہوں یا غیر نصابی ، ہر جگہ ارسل کا نام پوزیشن ہولڈرز کی فہرست میں ہوتا۔اسپورٹس میں بھی جہاں اس کے دوست اس کو کھینچ کر لے جاتے وہاں وہ پہلے سے مانے گئے کھلاڑی کے مقابل آکھڑا ہوتا۔

رضیہ کی شادی جاوید سے طے کی گئی تو وہ شہر میں تھے لیکن ان کو گاؤں کا ماحول پسند تھا تو وہ اپنی دلہن کو لے کر واپس آگئے اور رضیہ بھی بخوشی ان کے ساتھ آگئیں۔وہ ہفتے دو ہفتے میں اپنے میکے چلی جاتیں ان کے لیے یہی بہت تھا۔

ان دونوں کا اکلوتا بیٹا ارسل یہیں پیدا ہوا اور پلا بڑھا تھا مگر اس کو جاوید نے بہترین اسکول کالج سے پڑھایا تھا۔اس کی ذہانت کو دیکھتے ہوئے ایف-ایس-سی کے بعد انہوں نے اس کا داخلہ کیمیکل انجینئرنگ کے لیے نسٹ(N. U. S. T) میں کروادیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اب چونکہ ہشام تو میٹرک کے بعد پڑھائی چھوڑ چکا تھا تو ان دونوں کی ملاقات کم کم ہی ہوتی تھی۔انٹر کے دوران ان دونوں نے گلی میں کرکٹ کا سلسلہ جاری رکھا لیکن پھر یونیورسٹی میں آنے کے بعد گویا ملنا جلنا ختم ہوگیا۔ارسل پڑھائی میں مصروف ہوگیا اور ہشام کام میں۔

•°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•

پھر ان کی ملاقات تب بحال ہوئی جب اچانک جاوید صاحب کی طبیعت خراب ہوئی اور ان کو فوری طور پر اسپتال داخل کرنے کے لئے لے کر جانے والا ہشام تھا۔

ارسل کو یہ اطلاع فون پر ملی تھی جب وہ ہاسٹل میں تھا۔بھاگا بھاگا وہ اسپتال آیا تو معلوم ہوا کہ ان کی شوگر شوٹ کر گئی تھی۔

رقیمہ بھی اپنے والدین کی وفات کے بعد سے ان ہی کے ساتھ رہتی تھی تو رضیہ پھوپھو کے ساتھ ساتھ اس نے ہر کام میں بہت مدد کروائی تھی۔وہ اس وقت میٹرک کے امتحان دے کر پاس ہوئی تھی اور فارغ ہی تھی تو اس مشکل وقت میں اس نے اپنی پھوپھو کو اپنے فہم کے مطابق سنبھال لیا تھا۔

جاوید پھوپھا اس کا بہت خیال رکھتے تھے اور اس کے بہت اچھے دوست تھے مگر وہ ہمیشہ ان سے ریزرو ہی رہا کرتی تھی ...اس وقت وہ بھی خود ان کی صحت یابی کیلئے شدت سے دعا گو تھی۔

دو دن کے بعد اسپتال سے واپس آگئے تھے تو ارسل پھر ان کے کہنے پر واپس چلا گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

دو ماہ بعد اس کے تھرڈ ائیر کے امتحان تھے۔جاوید بھی ٹھیک تھے اور رقیمہ کا بھی بس کالج سٹارٹ ہونے والا تھا جب اچانک جاوید کی طبیعت بگڑی اور پھر ارسل کو فون کھڑکاتے وہ لوگ ہشام کے ساتھ اسپتال پہنچ گئے۔اب کے ان کو مستقل ایڈمٹ کر لیا گیا تھا کیوں کہ ان کو دل کا دورہ پڑا تھا اور وہ وینٹیلیٹر تک پہنچ گئے تھے۔

ارسل جب پہنچا تو اس کے ہاتھ میں موٹی موٹی کتابیں تھیں کیوں کہ دو روز بعد ہی اس کا پہلا پرچہ تھا۔جاوید نے آنکھ کھول کر اس کو دیکھا تھا جو بہت فکر مندی سے اپنے باپ کو تک رہا تھا۔انہوں نے اس کو پڑھنے کا اشارہ کیا اور پھر آنکھیں بند کر لیں۔

اس نے دو پرچے اسی طرح دیے کہ سارا وقت وہ اسپتال میں کتابیں لیے پڑھتا رہتا اور ڈاکٹر وں سے ہدایات بھی لیتا رہتا۔

اگلے پرچے میں کافی دن تھے لیکن وہ روح فرسا اور کربناک خبر سب کی جان نکال کر لے گئی۔

جاوید اس دنیا سے رخصت ہو چکے تھے۔

نجانے کیسے غائب دماغی سے اس نے کفن دفن جنازے اور کھانے کا اہتمام کیا تھا اور پھر پرچہ بھی دے آیا تھا۔

رقیمہ نے خاموش بہتے آنسوؤں کے ساتھ بکھرتی پھوپھو کو تب تک سنبھالا تھا جب تک کہ رضیہ کی بہن صدف نہیں آئیں تھیں۔صدف پھوپھو کے آنے کے بعد اس نے دیگر گھر کے معاملات کو دیکھنے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

کی پوری کوشش کی تھی اور ارسل کا غمگین چہرہ دیکھ کر ہمیشہ اس کے دکھ کا اندازہ لگاتی تھی کہ میرے بابا بھی نہیں ہیں اور اب اس کے بھی نہ رہے۔

کاتب ارسل کو تسلیاں دے رہا ہوتا۔ان دنوں وہ سی ایس ایس کی تیاری میں جتا ہوا تھا۔

سارے انتظامات میں ہشام نے بھائیوں کی طرح اس کا ساتھ دیا تھا اور تب سے ان کے تعلقات بحال ہو گئے تھے۔ارسل کو وہ اپنی عادات و اطوار کے لحاظ سے کچھ خاص پسند نہ تھا مگر اب وہ اس کے احسان تلے دبا ہوا تھا۔

•°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•

آج وہ دوسری مرتبہ اس کا احسان اٹھانے والا تھا۔ارسل صبح ہی اسے بائیک پر لے کر جی ٹی روڈ پر کام کے مقام تک لے آیا تھا۔

کام کے مالک سے اس کو ملوا کر بات پکی کروا دی تھی۔وہ چونکہ اب تک کام کی تلاش میں آئے ہوئے لوگوں میں پڑھا لکھا تھا اس لیے تھوڑے تردد کے بعد مالک نے حامی بھر لی۔

جو سامان روز گاڑی کے ذریعے آتا جاتا تھا ارسل کو اس کی نگرانی کرنی تھی اور اونچ نیچ کے سلسلے میں جواب دہ ہونا تھا۔کتنی گاڑیاں آئیں اور کتنی گئیں اور کس میں کتنا سامان روانہ ہوا یا آیا اس کا حساب رکھنا تھا۔

اس نے جب ہشام سے پوچھا تھا کہ یہ کیا سامان ہے تو اس نے جواب دیا تھا بچوں کے لیے ببل گم سپلائی کرتے ہیں۔مطلب دکانوں تک انڈسٹری سے ببل گم پہنچانے کی زمہ داری ہے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

آنکھوں ہی آنکھوں میں اس کو اصل بات سے او جھل رکھنے کا اشارہ ہو چکا تھا۔

اب ظاہر سی بات ہے چار دن کے لیے وہ اپنا لگا لگایا چلتا کاروبار تو ٹھپ نہیں کرواسکتے تھے نا۔

•°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•

رقیمہ ہانیہ کے گھر پہنچ گئی تھی۔

کریم والے کو پیسے پکڑاتی وہ اس تنگ گلی میں پیدل ہی داخل ہوئی تھی۔

قدم قدم دھیان سے اٹھاتی وہ خود کو تیار کر رہی تھی۔

اکھڑے روغن والے سفید دروازے کے آگے پہنچ کر اس نے بیل بجانے کو ہاتھ اوپر کیا تو نکلی تاریں دیکھ کر ڈر گئی۔ بیل بجتی بھی تھی اور کرنٹ بھی نہیں مارتی تھی مگر اس نے محتاط ہو کر پاس پڑا پتھر اٹھا کر دروازہ بجادیا۔

اگلے ہی منٹ میں دوپٹے سے گیلے ہاتھ پونچھتی سدرہ دروازے میں نمودار ہوئی تھی۔

اپنے سامنے عبائے میں ملبوس نقاب والی اس لڑکی کو دیکھ کر اجنبیت سے اس نے پوچھا

"جی آپ کون؟"

"میں ہانیہ سے ملنے آئی ہوں ، اس کی دوست۔" پر اعتماد لہجے میں کہتی وہ اس کو حیران کر گئی۔

"ہانیہ کی دوست؟ " اس نے نظریں گھما رقیمہ کے سراپے کا جائزہ لیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"لڑکوں کے بعد اب اس نے اپنی سے بڑی لڑکیوں سے بھی دوستی شروع کر دی ، حیرت ہے۔"

بڑبڑاہٹ واضح تھی۔

"چلیں آجائیں۔" دروازے کو پورا کھول کر اس کو اندر آنے کا رستہ دیا۔

وہ اندر داخل ہو کر مڑی اور سدرہ کے آگے بڑھنے کا انتظار کرنے لگی۔

سدرہ نے دروازہ بند کیا اور اسے لیے اندر آگئی۔

داخلی دروازے سے اندر ہی کھلا صحن تھا جو اوپر سارے فلورز سے گزرتے ہوئے چھت تک کھلا تھا ، اوپری منزل پر صحن کی دوسری طرف سے نکلنے کا راستہ تھا اور گرل لگی ہوئی تھی۔یہاں سے باآسانی آسمان کو تکا جا سکتا تھا۔

سامنے ہی صحن میں ہانیہ کے ابا کی چارپائی تھی۔

سدرہ نے بائیں جانب کچن کے ساتھ ملحقہ ڈرائنگ روم میں اس کو بٹھایا اور ہانیہ کو بلانے اوپر چلی گئی۔

وہ پورے گھر کا جائزہ لینے کے بعد اب ناخنوں کو کھرچ رہی تھی اور ٹانگیں ایک کے اوپر ایک چڑھی مسلسل جھول رہی تھیں۔

ہانیہ کے کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے منہ بنا کر اطلاع دی تھی۔

"تمہاری کوئی چہیتی تم سے ملنے آئی ہوئی ہے ، آکر دیکھ لو۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

ہانیہ جو ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی سیاہ بالوں میں چٹیا گوندھ رہی تھی چونک کر مڑی۔

"مجھ سے ملنے آیا ہے کوئی؟"

"آیا نہیں آئی ہے، اور ہاں سن لو اس کو جلدی فارغ کرو ، اگر کوئی خاطر مدارت کرنی ہوئی تو خود کچن میں جا کر کر لینا میں اپنے کمرے میں مصروف ہوں۔"

اس کی مصروفیت اپنی ماں اور بہنوں سے گھنٹوں کی کالز تھیں۔

ہانیہ نے فٹافٹ پونی لگائی ، بال پیچھے ڈالے ، بیڈ سے دوپٹہ اٹھا کر سر پہ لیا اور سیڑھیاں اترتی نیچے آگئی۔

ڈرائنگ روم میں صوفے پہ بیٹھی رقیمہ کو دیکھ کر بے اختیار سانس بحال کیے سلام کرنے لگی۔

رقیمہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"السلام علیکم! باجی آپ؟"

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ! جی جی میں۔" ہانیہ کے گلے لگتے ہوئے اس نے شرارت سے کہا۔

ہانیہ کو اب سمجھ آئی کہ رقیمہ نے اس کا ایڈریس کیوں مانگا تھا۔

واپس صوفے پر براجمان ہوتے ہوئے رقیمہ گویا ہوئی۔۔

"تو اب میں اکیلے تم سے ملنے نہیں آئی ہوں۔اپنے بھائی بھابھی سے بھی ملواؤ۔ "

اس کی خواہش پر ہانیہ نے حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر رقیمہ کو دیکھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"رقیمہ باجی آپ۔۔آپ واقعی میرے گھر والوں سے ملنے آئی ہیں؟؟"

"ہاں ہاں "!اس کی آنکھوں کی چمک دیکھ کر ہانیہ کا ماتھا ٹھنکا

"لیکن کیوں؟"

"تم بس بلاؤ نا۔"

"نہیں آپ کوئی ایسی ویسی بات نہیں کریں گی۔وہ لوگ کچھ نہیں سمجھیں گے۔۔پلیز !" وہ گویا بات کی تہہ تک پہنچ چکی تھی۔اس کی آنکھوں میں سرد مہری ، اداسی ، بے چینی اور بے یقینی بیک وقت دیکھی جا سکتی تھی۔

"اوہو تم ان سے اتنی بدگمان نہ ہو۔" وہ اس کے چہرے کو تھوڑی سے پکڑتے ہوئے بولی

"اور میں اپنی کوشش کیے بغیر واپس نہیں جاؤں گی۔"

" باجی بات کو سمجھنے کی کوشش کریں۔" وہ پھر منمنائی۔

"ہانیہ پلیز تم مجھے چھوٹی بہنوں کی طرح عزیز ہو اور میں تمہیں ایسے ہر پل غمگین اور اندر ہی اندر ختم ہوتا نہیں دیکھ سکتی۔"

ہانیہ نے بمشکل اپنے آنسو پیے تھے۔

کیا تھا جو یہ الفاظ اس کے بھائی کے ہوتے جس کی وہ حقیقتاً چھوٹی بہن تھی۔

ضبطِ غم اس قدر آساں نہیں حالی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

آگ ہوتے ہیں وہ آنسو جو پیے جاتے ہیں۔

وہ سر ہلاتی پلکیں جھپکتی ڈرائنگ روم سے باہر آگئی۔

بھائی کے کمرے میں داخل ہونے سے پہلے باہر کھڑے ہو کر اس نے خود کو کمپوز کیا اور آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی

"یا اللہ! مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔۔بس اگر یہ کوئی آزمائش ہے تو مجھے اس پر ثابت قدم رکھنا اور جو بھی معاملہ ہے اس کا انجام خیر کے ساتھ کرنا۔" دل میں یہ کہتی وہ بھائی کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹا رہی تھی۔

دستک کی آواز سن کر سدرہ جو کان سے فون لگائے بیٹھی تھی ناگواری سے اٹھی۔

شاہزین نے بھی لیپ ٹاپ سے نظریں اٹھا کر دروازے کی جانب دیکھا۔

دروازے میں ہانیہ کو کھڑا دیکھ کر سدرہ نے فون کان سے یہ کہتے ہوئے ہٹایا

"امی میں آپ کو تھوڑی دیر میں کال کرتی ہوں دوبارہ۔"پھر ہانیہ کی طرف متوجہ ہوئی

"ہاں کیا ہے ؟ کہا تھا نا اپنی چہیتی کے نخرے خود اٹھا اور مجھے ڈسٹرب مت کرنا ، پھر کیوں آئی ہو۔
"

شاہ زین جو اپنی نگاہیں پھیر کر پھر لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ ہورہا تھا ہانیہ کی بات پر رک گیا۔

"وہ جو میری دوست آئی ہیں وہ آپ دونوں سے ملنا چاہتی ہیں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"کیوں؟" شاہزین کی سرد آواز اس کے سماعت سے ٹکرائی۔

"پتا نہیں بھائی آپ مل لیں۔" وہ کہہ کر واپس مڑ گئی۔

•°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•

اس دن کے بعد سے رامین شدت سے روک ٹوک کا شکار ہونے لگی تھی۔جب کہیں وہ کہیں جانے کا نام لیتی تو بے انتہا سوالوں کی بوچھاڑ شروع ہو جاتی۔

اسی لیے وہ ہر وقت جھنجھلائی ہوئی پھرتی دکھائی دیتی۔ان سوالوں سے تنگ آ کر اس نے باہر جانے کا کہنا ہی چھوڑ دیا تھا اور ساتھ ہی اسے رہ رہ کر وہ شخص یاد آرہا تھا جس سے دو مرتبہ مختلف جگہوں پر اس کا سامنا ہوا تھا۔اسے اس شخص سے انجانا سا خوف بھی محسوس ہو رہا تھا۔ایک وجہ یہ بھی تھی کہ وہ گھر سے باہر نہیں جا رہی تھی۔

فون ہی اس کی بوریت دور کرنے کا واحد حل تھا۔جب اس سے تنگ آجاتی تو باہر سوئمنگ پول کے ارد گرد ہوا خوری اور چہل قدمی کر آتی۔اس سے تھوڑا دل کو قرار آتا مگر اپنے کمرے میں قید رہ رہ کر وہ اکتا چکی تھی۔

کھانے کی ٹیبل پر کافی دنوں کی اس کی چپ نے سب کو حیران کیا تھا اور کاتب کو تو پریشان بھی کیا تھا مگر کسی نے اس سے کچھ پوچھنے کی زحمت نہ کی۔

آج بھی وہ ایسے ہی اپنے کمرے میں بیٹھی تھی جب دروازے پر دستک کی آواز سے چونک کر سر اٹھایا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

دروازے میں کاتب کا سر نظر آیا جو مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"میں اندر آجاؤں؟" بہت دوستانہ انداز میں پوچھا گیا تھا۔

اور وہ ناگواری سے منہ پھیر گئی۔

"اوہو یہ تو مسئلہ ہوگیا بھئی۔اب مجھے اجازت نہیں ملی تو میں اپنی بہن کے کمرے میں کیسے آؤں گا ؟اور کمرے میں نہ آیا تو حال کیسے پوچھوں گا بھلا ؟"

"ویسے تو آپ کو حال پوچھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے لیکن۔۔ "

"لیکن کیا؟"

"لیکن یہ کہ جس طرح اتنی باتیں دروازے میں کھڑے ہو کر کی جا رہی ہیں بالکل اسی طرح حال بھی وہیں سے پوچھا جا سکتا ہے۔" چبا چبا کر ایک ایک لفظ ادا کرتی وہ کشن اٹھا کر گود میں رکھتی منہ پھلائے کہنیوں پر منہ ٹکائے بیٹھ گئی۔

"اوپس یہاں تو زبردست والی ناراضی چل رہی ہے ؟ اب کیا کیا جائے ؟" پر سوچ انداز میں داڑھی کھجاتا وہ نظریں ارد گرد دوڑاتا سوچنے کی اداکاری کر رہا تھا۔

"پہلی بات ناراض وہ ہوتے ہیں جنہیں منانے والا کوئی ہو۔اور میرا آپ سے ناراض ہونے کا کوئی حق نہیں۔دوسری بات کرنا کرانا کچھ نہیں ہے۔جائیں اور اپنے کام کریں۔"

"اب تو میں بالکل نہیں جا سکتا۔مسئلہ بہت گھمبیر ہے ، بڑی بڑی باتیں کرنی آگئی ہیں تمہیں تو۔میں تو اب بغیر اجازت اندر آؤں گا۔" اور وہ دروازہ دھکیلتے ہوئے اندر داخل ہو گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اس نے آسمانی رنگ کا کرتا پاجامہ پہنا ہوا تھا۔سر کے بال نہانے کے باعث آدھے گیلے تھے اور وہ کہیں جانے کے لیے تیار نظر آتا تھا۔

(یہ کہاں جا رہے ہیں؟)

رامین نے سوچا۔پھر سر جھٹکتی خفگی سے اس کو دیکھا اور کشن پھینکتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے میرے کمرے میں آنے کی۔جہاں سے آئے ہیں وہیں get out "

"ہیں 👀 سچی ؟ لیکن میں تو نہیں جانے والا کہیں۔ "

"آپ جا رہے ہیں یا میں kick out کروں۔" وہ چلتی ہوئی اس تک آئی اور بازو سے کھینچ کر لے جانے کی کوشش کرنے لگی۔

"رہنے دو رہنے دو self service get out ہو رہا ہوں میں۔۔ " ہنستے ہوئے وہ باہر جانے کے لیے مڑا۔

پیچھے سے اس کی بے اختیار ہنسی سن کے واپس دروازہ بند کر کے ناک کیا۔

"اب تو اجازت دے دو، دیکھو میں اپنے مشن میں کامیاب ہو گیا ہوں۔" پھر دروازے کی جھری سے جھانکتا ہوا شروع ہو گیا۔

"مشن؟ کون سا مشن ؟"ساری خفگی بھلائے وہ اشتیاق سے پوچھنے لگی۔

اندر تو آنے دو۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"آجائیں!" اس نے گویا حاتم طائی کی قبر پر لات ماری تھی۔

"یہی مشن کہ میں تمہارے کمرے میں بھی آگیا۔وہ بھی تمہاری مکمل اجازت سے اور تمہیں ہنسا بھی دیا۔" ساتھ ہی زبان نکال کر چڑائی بھی۔۔جب اچانک سامنے سے کشن آیا اور سیدھا ناک پر لگ گیا۔

اس نے کشن واپس پھینکا جو رامین نے بروقت کیچ کر لیا۔

"ہلکا لے لیا ہے برو آپ نے اپنی بہن کو۔"

"چلو"۔چابی لہرا کر اس کو دکھائی۔

"کدھر؟"

"گدو بندر"

"اونہوں میں نے نہیں جانا ایسی ویسی جگہ خود جائیں۔"

"تیار ہو کر آجاؤ 10 منٹ ہیں تمہارے پاس۔بس تم جا رہی ہو میرے ساتھ"!

رامین نے قریب آکر اس کا ماتھا چھوا۔۔

"بخار تو نہیں ہے۔" منہ ہی منہ میں بڑبڑائی اور مزید کچھ کہے بغیر وارڈروب کی جانب بڑھ گئی۔

پیچھے وہ مسکراتا ہوا سے دیکھتا باہر نکل گیا۔

باقی آئندہ۔۔۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

---

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔ "

ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ۔۔۔۔ "

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ /گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں ۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں ۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں ۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں۔۔

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

Youtube Channel: Novels Ki Dunya (NKD) Official

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے Blue الفاظ میں لکھے لفظ میں آپکو لنکس مل جائے گے ان سب کے۔۔

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ۔۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

شکریہ-----

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram